اشاعۃ السنۃ النبویۃ

على صاحبها الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر اول ودوم　　　　　　　　　　　　　　　　جلد چہارم

مع ضمیمہ متضمن رسائل مبتدعین اہل السنۃ

بابت صفر و ربیع الاول ۱۲۹۸ھ مطابق جنوری و فروری ۱۸۸۱ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلق رسالہ

نمبر	درجہ قیمت	تفصیل خریداران شرح مراتب	قیمت سالانہ بابت رسالہ	قیمت سالانہ بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	للعہ	ے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عالم اغنیا و لائبریری و سوسائیٹی ہا	عـہ	نے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	سے	۱؍۸
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس پچیس روپیہ ماہوار آمدنی رکھیں اور رسالانہ پیشگی داخل کرین	ملے	۱۲؍
۵	للّٰہی قیمت	بے وسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نہ رکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعاء خیر

یہہ ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہ ہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ مل سکیگا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتون کی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے۔ لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب آگہی ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کا جاری ممکن ہے۔

جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اُسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہ ہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کردین۔

خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاک خانہ مناسب ہے۔

راقم ابوسعید محمد حسین - لاہور محلہ سید مٹھہ

مطبع ... باہتمام ... طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اختتام سال گذشتہ وآغاز سال آیندہ

بحمد اللہ والمنۃ کہ اشاعۃ السنۃ کا تیسرا سال ختم ہوا اور سال چہارم شروع ہوا۔

سال سوم میں اس رسالہ نے عمدہ آثار کا جلوہ دکہایا ہے اور ایک عجیب خوش نما نیا رنگ پکڑا ہے اور قوی اثر اسکا اس سال مین یہہ ظاہر ہوا ہے کہ اس نے اپنے مقابل تہذیب الاخلاق کو بالکل ساکت کر دیا ہے اور جو وہ اس سے پہلے سال کچھہ کچھہ اسکے مقابلہ مین چون وچرا کرتا تہا اس سے بہی روک دیا اسکی وجہہ گو بعض کم علم وبے انصاف مقلدین تہذیب الاخلاق یہی سمجہتے ہون کہ تہذیب الاخلاق اسکو مخاطب صحیح نہین سمجہتا اور اسکے مضامین کو لایق تعرض وجواب نہین جانتا۔ مگر اہل علم وانصاف (انہی کے ہم خیال کیون نہ ہون) خوب جانتے ہین کہ یہہ شتر انہ بے چادری ہے اور یہہ سکوت از درماندگی ست

نا ہد نداشت تاب وصال پری رخان

کنجے گرفت ترس خدا را بہانہ ساختہ

اور اگر یہہ سکوت لایق خطاب نہ ہونے اشاعۃ السنۃ کے سبب ہوتا تو پہلے سے وہ لایق خطاب کیون سمجہا جاتا اور پہلے ماہ جمادی الاولی والثانیہ ورجب وشعبان سنہ ۱۲۹۶ھ مین صراحۃً اور پرچہ ذی قعدہ وغیرہ مین اشارۃً کیون مشرف بخطاب کیا جاتا۔ اسکو ایک مدت تک مخاطب بنا کر پہر خطاب ترک کرنا اس بات پر کامل دلیل ہے کہ آپ کو اسکی مقاومت کا حوصلہ نہ رہا۔ اور اسکے پرزور عقلی ونقلی دلایل کے معارضہ سے عاجز ہو کر سپر یا شمشیر کو ہاتہہ سے ڈالنا پڑا آخر آپ نے اس نصیحت پر عمل کیا

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد

ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

اور نیز اگر یہہ رسالہ لایق خطاب وتعرض نہ تہا تو آپ نہ سہی کوئی اور ہی آپ کے اتباع وذریات سے (جو ہمیشہ سے اسکو اخبارون کے ضمن مین امر خارج از بحث مین مخاطب فرماتے ہین اور طعن وتشنیع وسب وشتم سے اسپر لے دے جاری رکہتے ہین) اسکے کسی مسئلہ سے تعرض کرتا اور مطلب کی بات کا جواب دیتا۔

ان لوگون کے خطاب وتعرض نے اس سال کو

لایق خطاب ہونیکا تو سرٹیفکیٹ دیدیا۔ پہر اگر یہہ حوصلہ جواب تہا تو مطلب کی باتون کا (جنمین بڑے بڑے سخت اور فاش امور مین جناب مخاطب کو ملزم کیا گیا ہے اور بیسرپا ہم انکو اصول اسلام (توحید نبوت معاد وغیرہ) مین مخالف اسلام بنایا گیا ہے کیون جواب نہ دیا۔ اور کچہہ ہاتہہ مین نہ تہا تو لعنۃ اللہ علی قائلہا و معتقدہا کو ہی پیش کر دیا ہوتا۔ جو مولانا حاجی سید علی بخش خان صاحب کے جواب و مقابلہ مین پیش کیا گیا تہا۔ ہمنے دو برس کے عرصہ مین اشاعۃ السنہ کے جواب مین بیسیون مضامین کو اخبارون مین ملاحظہ کیا مگر مطلب کی بات کے جواب مین کبہی کسیکا دو سطری مضمون نہ پایا جو مضمون دیکہا اسی قسم کا دیکہا کہ تم ایسے ہو (طامع دنیا خود پسند خود نما وغیرہ وغیرہ) اور تمہارا رسالہ ایسا ہے (لڑکون کا طالب رقیانوسی الفاظ (عربی) کا متضمن انگریزی علوم سے عاری وغیرہ وغیرہ) اور اگر انمین بڑے حضرت سے لیکر چہوٹے بہتیون تک کسیکے ہاتہہ مین کسی مطلب کی بات کا جواب ہوتا تو وہ کس دن کے لئے چہپا رکہنا تہا۔ اس سے بہی صاف یقین ہوتا ہے کہ ان سب کا سکوت تعرض مضامین

مقصودہ اشاعۃ السنہ سے سترپی ازبے چادری کا مصداق ہے۔ لایق خطاب نہ ہونے اشاعۃ السنۃ کے سبب سے نہین ہے۔ اور نیز اگر یہہ رسالہ لایق توجہہ و خطاب نہ ہوتا تو تہذیب الاخلاق کے قدیمی معتقدین و معاونین مین وقعت نہ پاتا حالانکہ وہ حضرات اس رسالہ کی بڑی قدر کرتے ہین اور بڑے شوق سے اسکو خریدتے اور ملاحظہ فرماتے ہین۔ پہر بعضے (جو محض مقلد تہذیب الاخلاق نہین ہوتے) بعد ملاحظہ اشاعۃ السنہ خیالات تہذیب الاخلاق سے رجوع کرکے اعتقادات قدیمہ اسلام پر قایم و مستحکم ہوتے جاتے ہین اور بعضے جو محض تہذیب الاخلاق کے مقلد ہین یا اُسکی محبت مین †حبك للشئ یعمی ویصم کے مصداق ہو رہے ہین اگرچہ خیالات تہذیب کو چہوڑ نہین سکتے مگر قوت و صلابت جوابات اشاعۃ السنۃ کو دیکہکر اتنا تو ضرور کہہ و سمجہ رہے ہین کہ فلان مسئلہ مین اشاعۃ السنۃ نے تہذیب الاخلاق کا جواب خوب ادا کیا ہے میرے پاس اس مضمون کے کئی خط موجود ہین کوئی طالب سند و دلیل ہوگا تو ان خطوط کو پیش کیا جاویگا اس سے بہی صاف ثابت ہوتا ہے کہ بڑے حضرت یا انکی ذریت اس رسالہ

† تیر کسی چیز کو چاہنا اندہا اور بہرہ کر دیتا ہے یعنی اسکے عیب کو دیکہنے اور سُننے نہین دیتا۔